مصنوعی ذہانت کا استعمال اور اُسکے اثرات کا شرعی تجزیہ

Analysis of Effects of Artificial Intelligence and Modern Technology in the Light of Shariah

Saleem Ullah Masroor
Ph.D. Scholar Islamic studies, MY University Islamabad:saleemullah.masroor@gmail.com
Sayed Musadiq Abbas
Ph.D. Scholar, Islamic studies, MY University Islamabad:musadiq1472@gmail.com

Abstract

Artificial intelligence and modern technology have both positive and negative effects on human life. This study declares the positive and negative impacts arising from the integration of artificial intelligence and modern technology in the light of Shariah. By employing Shariah's teachings, the study evaluates the ethical and legal dimensions of these technological developments, examining their effects on society, morality, and individual well-being. Through a balanced exploration, the article aims to provide insights into the compatibility of artificial intelligence and modern technology with Islamic principles, offering a nuanced understanding of the broader implications for individuals and communities. This research contributes to the ongoing discourse on the intersection of technology and morality, urging for a thoughtful consideration of the ethical framework within the context of Shariah in order to harness the benefits while mitigating potential drawbacks.

Keywords: Artificial Intelligence, Modern Technology, Shariah.

مصنوعی ذہانت(Artificial Intelligence)یعنی جدید ٹیکنالوجی ایک وقتی انسانی ضرورت بھی ہے اور قدرت الٰہی کا ایک عطیہ اور کرشمہ بھی ہے۔ جس کے استعمال سے انسان بے شمار فوائد حاصل کر رہے ہیں اور روز مرہ

ضروریات اور کاموں میں مددگار کے طور پر سہارا کی کام بھی سرانجام دے رہی ہے، مصنوعی ذہانت ایک فکری اور عملی مشین ہے، جس نے انسان کی جسمانی، ذہنی، وقتی اور مالی استعدادوں میں کافی معاونت دی ہے۔

وہ منصوبے اور پراجیکٹ یعنی کام جو انسان کیلئے تھوڑے وقت میں معمولی اخراجات کے ساتھ آسان طریقہ سے ممکن اور مکمل ہو، تو یہ اس جدید ٹیکنالوجی مصنوعی ذہانت (A.I) کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ البتہ جیسے اس مصنوعی ذہانت کو ایک رحمت الٰہی تصوّر کیا جا رہا ہے، وہاں کئی وجوہات اور مشاہدات کی بنا پر اس کے ایسے پہلو بھی سامنے آرہے ہیں جو انسانی زندگی پر مثبت اثرات کے ساتھ ساتھ منفی اثرات بھی رکھتے ہیں۔ میرے اس مختصر تحریر میں یہی تذکرہ اور بحث زیر مطالعہ ہے، کہ مصنوعی ذہانت (A.I) اور جدید ٹیکنالوجی کے صرف مثبت اور مفید اثرات ہوتے ہیں یا اُنکے منفی اور نقصان دہ پہلو اور اثرات بھی ہیں۔ چنانچہ اس مقالہ کے ذیلی مباحث ذیل میں درج ہیں۔

* مصنوعی ذہانت(A.I) اور جدید ٹیکنالوجی کا تعارفی اور تاریخی مطالعہ۔

* مصنوعی ذہانت(A.I) اور جدید ٹیکنالوجی کے مثبت اور منفی اثرات۔

* مصنوعی ذہانت(A.I) اور جدید ٹیکنالوجی کے بارے میں شرعی تعلیمات۔

مصنوعی ذہانت(A.I)اور جدید ٹیکنالوجی کا تعارف:

مصنوعی ذہانت (A.I) اور جدید ٹیکنالوجی بنیادی طور پر ایک ہی چیز اور عمل کے دو نام ہیں، دوسرے لفظوں میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ

مصنوعی ذہانت حقیقت میں جدید ٹیکنالوجی ہی کا دوسرا نام ہے یا پھر جدید ٹیکنالوجی کا ایک قسم ہے، بہرحال ٹیکنالوجی کی جدید قسم کو مصنوعی ذہانت(Artificial Intelligence) کہا جاتا ہے۔

پس مصنوعی ذہانت سے مراد ایسا نظام عمل اور ٹیکنالوجی جس کی بنیاد پر کوئی مخصوص مشین انسانوں کی عمل کرنے پر قدرت رکھ سکے۔ جس طرح انسان کسی عمل کی سمت کو مرتب کرکے سوچتا ہے اور پھر فیصلہ کرکے اُس عمل کو انجام تک پہنچاتا ہے، اسی طرح جب کسی مخصوص مشین یعنی کمپیوٹر کو کوئی کمانڈ دیا جاتا ہے تو وہ بھی ایک خاص انداز کیساتھ مخصوص مدت اور دورانیہ میں ایک Process شروع کرتا ہے یعنی انسان کی طرح سوچ کر فیصلہ کرکے اُس عمل کی انجام دہی کی کوشش کرتا ہے، پس کسی بھی عمل کی انجام دہی میں انسان کے بجائے کسی مخصوص مشینی استعمال کو مصنوعی ذہانت(Artificial Intelligence) کہا جاتا ہے۔

البتہ اس میں یہ فرق ضرور ہے کہ یہ مخصوص مشین یعنی کمپیوٹر کسی عمل کی انجام دہی میں انسان کی طرح مکمل آزاد اور خود مختیار نہیں ہوتا یعنی انسان کی عقلی اور شعوری صلاحیتیں جتنی آزادی اور خود مختیاری کیساتھ سوچ کر

فیصلہ کر کے عمل کی انجام دہی کیلئے منصوبہ بندی کر سکتا ہے، اس طرح مشینی استعمال سے کبھی ممکن نہیں، یعنی یہ مصنوعی ذہانت (A.I) باوجود اتنے کمالات اور تفردات کے انسانی قوتِ عمل، قوت ایجاد اور منصوبہ بندی کا مقابلہ کبھی نہیں کر سکتی۔

قرآن مجید میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے ہر تخلیق اور وجود شئے کا تذکرہ یوں کیا ہے کہ ہم نے ایسی کوئی چیز نہیں بنائی، جو ہماری تسبیح و تعریف نہ کر رہی ہو۔ لیکن انسان اُسکی بولی سمجھنے سے قاصر ہے۔ چنانچہ سورۃ الاسراء میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمَاوَاتُ السَّبْعُ وَالأَرْضُ وَمَن فِيهِنَّ وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلاَّ يُسَبِّحُ بِحَمْدَهِ وَلَكِن لاَّ تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا [1]

ترجمہ: 'ساتوں آسمان اور زمین اور اُن کی ساری مخلوقات اسکی پاکی بیان کرتی ہے اور کوئی چیز ایسی نہیں، جو اسکی حمد کیساتھ اسکی تسبیح نہ کر رہی ہو، لیکن تم لوگ اُن کی تسبیح کو سمجھتے نہیں ہو۔

معلوم ہوا کہ کائنات میں موجود ہر شئے باطنی طور پر زندہ ہے، جیسا وہ شئے رب کی تسبیح بیان کر سکتی ہے، اسی طرح اُسکی استعمال سے فوائد بھی حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن انسان کی طرح ہر گز نہیں ہو سکتا، چنانچہ ذیل کی آیت میں صریح الفاظ میں ارشاد باری تعالیٰ اسکی طرف مشیر ہے۔

وَ لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَ حَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَ فَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلًا [2]

ترجمہ: اور حقیقت یہ ہے، کہ ہم نے بنی آدم کی اولاد کو عزت بخشی ہے، اور انہیں خشکی اور سمندر دونوں میں سواریاں مہیا کی ہیں اور اُنکو پاکیزہ چیزوں کا رزق دیا ہے، اور انکو اپنی بہت سے مخلوقات پر فضیلت عطا کی ہے۔

لہٰذا یہ بات کبھی ممکن نہیں ہو سکتی کہ کائنات کی کوئی چیز فہم و کارکردگی یعنی عقل و عمل میں انسان کی تقابل کر سکے۔ البتہ مصنوعی ذہانت (A.I) اور جدید ٹیکنالوجی کی طرف پیارے نبی ﷺ کی ایک حدیث مشیر ہے، جو کنایۃً اور اشارۃً اِس دور کی مصنوعی ذہانت کی فروغ اور اُنکی وجہ سے ہونے والی تبدیلیوں پر دلالت کرتی ہے۔

---

[1] ۔ القرآن الکریم۔ ۱۷:۴۴ — The Holy Quran. 17:44

[2] ۔ القرآن الکریم۔ ۱۵:۷ — The Holy Quran. 15: 7

عن أنس بن مالك، قال: قال رسول الله ﷺ: لا تقومُ الساعةُ حتى يتقاربَ الزمانُ ، فتكونُ السنةُ كالشهرِ ، و الشهرُ كالجمعةِ ، و تكونُ الجمعةُ كاليومِ ، و يكونُ اليومُ كالساعةِ ، و تكونُ الساعةُ كالضَّرَمَةِ بالنارِ[3]

ترجمہ: انس بن مالکؓ فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قیامت قائم نہ ہوگی جبتک کہ زمانہ قریب ہو جائیگا، سال ایک مہینہ کے برابر ہو جائیگا، جبکہ ایک مہینہ ایک ہفتہ کے برابر اور ایک ہفتہ ایک دن کے برابر اور ایک دن ایک ساعت (گھڑی) کے برابر ہو جائیگا اور ایک ساعت (گھڑی) آگ سے پیدا ہونے والی چنگاری کے برابر ہو جائے گی۔

واقعی بات ہے کہ مصنوعی ذہانت کی وجہ سے ایک مشکل اور دیرپا کام تھوڑی سی محنت اور جدید مشینری کے استعمال سے آنکھوں کے جھپکنے میں ہو جاتی ہے، درجہ بالا حدیث کے بارے میں علمائے کرام نے اپنے اپنے فہم و علم کی بنیاد پر دوسرے توجیہات بھی بیان کئے ہیں، لیکن یہاں کنایۃ جدید دور کی تقاضوں کی بنیاد پر مصنوعی ذہانت کی وجہ سے پیدا ہونے والے آسانیوں کی تصدیق بھی اسی حدیث سے کی جاسکتی ہے۔

انسان اور مصنوعی ذہانت کا تقابل:

اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ جس طرح انسان اپنے ہر عمل کی منصوبہ بندی اور انجام دہی یعنی عمل کی ابتداء اور انتہاء میں قدرت باری تعالیٰ کا محتاج ہوتا ہے، بالکل اسی طرح مصنوعی ذہانت (A.I) اور جدید ٹیکنالوجی اپنے ہر عمل اور فیصلہ میں انسانی عقل و شعور یعنی انسانی مداخلت کا محتاج رہتا ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کی حکم اور چاہت کے بغیر انسان کی درجہ بالکل زیرو (Zero) ہوتا ہے، اس طرح انسان کے ارادہ اور مداخلت یعنی (Command) دیئے بغیر کوئی مشین یعنی کمپیوٹر وغیرہ کچھ نہیں کر سکتا۔

اسی طرح ایک اور باریک بینی بھی نمایا ہے، کہ انسان اللہ تعالیٰ کے امر کن سے کسی عمل کے ارتکاب میں اپنے ارادہ اور چاہت کو بڑھانے اور گھٹانے میں خود مختیار رہتا ہے، جبکہ کسی بھی مشین کو اپنی ذاتی ارادہ میں یہ وصف حاصل نہیں، وہ ہر وقت انسان کے ارادہ اور فیصلہ یعنی انسانی چاہت کا پابند رہتا ہے، یعنی انسان کے مقابلہ میں مصنوعی ذہانت ایک محدود نظام عمل ہے۔

[3]۔ ترمذی، محمد بن عیسی، سنن ترمذی، (بیروت: دار الغرب الاسلامی، ت۔ن) رقم الحدیث: 2332
Tirmidhi, Muhammad bin Isa, Sunan Tirmidhi, (Beirut: Dar Al-Gharb Al-Islami, TN) Hadith No.: 2332

البتہ انسان کے قوت عمل میں اتنی تیزی، شائستگی اور پختگی نہیں ہوتی جتنی تیزی، شائستگی اور پختگی جدید ٹیکنالوجی کے استعمال یعنی مصنوعی ذہانت کی بنیاد پر ممکن اور یقینی ہوتا ہے۔انسان کے مقابلہ میں کسی چیز یا عمل کی Quantity یا اُنکے Quality دونوں میں مصنوعی ذہانت کا استعمال امتیازی خصوصیت کے حامل ہے۔

انسان کیلئے کسی عمل کی انجام دہی میں مستقل اور مسلسل لگنا یعنی ۲۴ گھنٹے کی بنیاد پر ممکن نہیں، البتہ یہ خصوصیت جدید ٹیکنالوجی اور مصنوعی ذہانت میں پائی جاتی ہے کہ وہ دن بھر کیا، سالوں بھر ایک مخصوص نظام اور ترتیب کیساتھ عمل میں تسلسل رکھتا ہے، جس سے بیک وقت ایک انسان بالکل عاجز اور قاصر ہوتا ہے، پھر یہ بھی ہے کہ انسان کی بنائی ہوئی مشینی نظام اور مصنوعی ذہانت ایک جیسے Productions کو تسلسل کے ساتھ ایک ہی انداز کیساتھ جاری رکھ سکتا ہے، جبکہ بدلتی ہوئی انسانی نظام اور اُنکے صلاحیتوں کی اُتار چڑھاؤ کسی بھی Production کو کبھی بھی برقرار نہیں رکھ سکتا، کیونکہ آخر موت کی حقیقت اور ذائقہ اُنکی صلاحیتوں کو سلب کر دیتی ہے۔

اللہ تعالی نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو کائنات کی ہر چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے چیز پر حکومت عطاء فرمائی تھی مثلاًچرند پرند، حیوان، جنّات اور ہوا وغیرہ تقریباًہر چیز پر تصرف حاصل تھی، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حقیقت میں مصنوعی ذہانت اور جدید ٹیکنالوجی کا مظہر بہت ہی پہلے قدیم زمانہ میں ہوتی رہی ہے، لیکن اُسکا اظہار قدرت الٰہی کی بنیاد پر ہوتا تھا۔اور آج وہی ظہور مصنوعی ذہانت (A.I) کی صورت میں ہوتا رہتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَ تَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ ۔[4]

ترجمہ: اور انہوں نے (ایک مرتبہ) پرندوں کی حاضری لی تو کہا: کیا بات ہے، مجھے ہدہد نظر نہیں آرہا، کیا کہیں وہ غائب ہوگیا ہے؟

چنانچہ جب سلیمان علیہ السلام کے استفسار پر معلوم ہوا کہ یمن میں بلقیس نے اپنی حکومت قائم کرکے انسانیت کو اپنا مطیع بنایا ہوا ہے، تو سلیمان علیہ السلام نے اُنکے تخت لانے کا حکم سنایا، تو اس پر فوری عمل درآمد ہونا موجودہ دور کے مصنوعی ذہانت (A.I) یعنی جدید مشینری (کمپیوٹر) کو Command دینے کے مترادف ہے کہ ایک Command دینے سے بیٹھے بیٹھے سیکنڈوں میں گھنٹوں اور دنوں کا ناممکن کام ممکن بن جاتا ہے۔

[4] ۔القرآن الکریم۔۲۸:۲۰ The Holy Quran. 28:20

تو قوی ہیکل نے سلیمان علیہ السلام کو بلقیس ملکہ کی تحت کے بارے میں یہ بتایا کہ آپکے اُٹھنے سے پہلے بلقیس ملکہ کا تحت آپکے سامنے ہو گا،اور مجھے ایسا کرنے کے بارے میں اپنے اوپر مکمل یقین بھی ہے،اسی طرح ایک جید اور اہل اللہ وزیر نے کہا کہ میں آپکی آنکھ جھپکنے سے پہلے ہی اُس سے آپکے پاس لے آتاہوں[5] اور واقعی ایسا کیا گیا۔

الختصر یہ کہ جو حکومت اور سلطنت اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو عطاء فرمائی تھی،وہ کسی کو مل نہیں سکتی اور جو قوی ہیکل اور وزیر نے کہا تھا،وہ بھی آج تصوّر سے بالا تر ہے، لیکن یہاں مقصود یہ ہے کہ انسان کی قدرتی صلاحیتیں اور جدید ٹیکنالوجی کی مصنوعی ذہانت اور صلاحیتیں کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔

جیسا کہ ایک ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ-اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا[6]

ترجمہ: بیشک ہم نے یہ امانت آسمانوں، زمینوں اور پہاڑوں پر پیش کی، تو انہوں نے اُسکے اُٹھانے سے انکار کیا،اور اُس سے ڈر گئے،اور انسان نے اس کا بوجھ اُٹھالیا، حقیقت یہ ہے کہ وہ(انکار اور نافرمانی کرنے والا) بڑا ظالم اور نادان ہے۔ اسی طرح انسان کیلئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً- کا لفظ استعمال کیا ہے،اور ساتھ ہی باری تعالیٰ نے فرمایا وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا "اور آدمؑ کو(ہم نے) ہر چیز کے اسماء(اور خاصیت) سکھائے۔"

یعنی انسان کا مقابل کائنات میں خود مختار کوئی چیز نہیں ہو سکتی،البتہ ودیعت الٰہی کے مظہر کی بنیاد پر انسان کی تصرف میں بہت سے چیزوں میں حیران کن صلاحیتیں وضع کی گئی ہیں، جو ظاہر میں انسان سے اعلیٰ اور اہم دکھائی دیتی ہیں، لیکن حقیقت میں وہ انسان کی چاہت اور اختیار کے دائرہ کار سے باہر نہیں ہوتے ہیں۔

مصنوعی ذہانت اور جدید ٹیکنالوجی کا تاریخی پس منظر:

مصنوعی ذہانت کی تاریخ بہت قدیم ہے، مصنوعی ذہانت کیلئے انگریزی میں (Artificial Intelligence) کا لفظ مستعمل ہے اور عربی میں یہ لفظ "الزکاء الاصطناعی" سے پہچانا جاتا ہے۔

---

[5] ۔ تقی عثمانی، محمد، مفتی،آسان ترجمہ قرآن،(مکتبہ معارف القرآن، کراچی،۲۰۲۱ء)ص۷۴۴۔۷۴۴
Taqi Usmani, Muhammad, Mufti, Asan, Translation of the Qur'an, (Ma'rifat al-Qur'an Library, Karachi, 2021) p. 744,744

[6] ۔ القرآن الکریم۔۲: ۳۰۔۳۱
The Holy Quran. 2:30-31

مصنوعی (Artificial ،اصطناعی) کی لفظی معنی غیر حقیقی چیز، جو کسی حقیقی چیز کی طرز و ترتیب پر بنائی گئی ہو اور ذہانت (Intelligence، الذکاء) کی لفظی معنی خیال کرنا، سوچنا، سمجھنا اور سیکھنا وغیرہ کے ہیں، پس خیال کرنے یعنی سوچنے، سمجھنے اور سیکھنے کی صلاحیت اور عمل کو ذہانت کہتے ہیں۔ پس مجموعی طور پر مصنوعی ذہانت کی اصطلاحی تعریف و مقصد یہ ہو جائے گا۔

ہر وہ چیز یا مشین جو انسانی ذہانت اور عمل کی طرح سوچنے، سمجھنے اور سیکھنے یا فوری فیصلہ کی صلاحیت سے مالا مال کیا گیا ہو، تو وہ مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) کہا جاتا ہے۔ جیسا کہ کمپیوٹر، روبوٹ وغیرہ، جو انسانی ارادہ سے خود عمل کی انجام دہی کرتا رہتا ہے، البتہ نئی اور جدید دریافت انسانی ذہانت ہی سے ممکن ہوتا ہے۔

مصنوعی ذہانت کی تاریخی اور ارتقائی مطالعہ:

مصنوعی ذہانت کی تاریخ بہت پُرانی اور قدیم ہے۔ تاہم ۱۹۵۰ء میں اِس پر تحقیقی کام شروع ہوا اور تحقیقی کام کا آغاز کمپیوٹرز وغیرہ سے کیا گیا۔ تاہم باقاعدہ مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) کا لفظی اصطلاح تقریباً ۱۹۵۶ء میں ایک کانفرنس کے دوران جان میک کارتھی نے کی، کہ بہت جلد مشینی اور سائنسی ایجادات اور فروغ کے سبب مصنوعی ذہانت (A.I) کا چرچا اور شہرت ہو گی۔ اسی طرح لفظی اصطلاح کے بعد بتدریج A.I کی ارتقائی سلسلہ چلتا رہا ہے، جسکی کچھ تفصیل ذیل میں درج ہے۔

- ۱۹۵۶ء میں A.I کے حوالہ سے لاجک تھیورسٹ (Logic Theorist) پروگرام بھی منعقد کیا گیا تھا جسکا مقصد A.I کے حوالہ سے تحقیقی کام کو فروغ دینا تھا۔
- اسی طرح ۱۹۶۶ء میں ریاضی کے مسائل کے حل کیلئے الگورتھم اور اسکے ساتھ Chatbot کا بھی دریافت ہوا۔
- ۱۹۷۲ء میں جاپان میں پہلی بار Intelligent Human Robot یعنی WABOT-I بنایا۔
- ۱۹۸۰ء میں A.I میں Expert System یعنی انسان کی طرح سوچنے اور فیصلہ کی قوت پیدا کی گئی اور اسی سال امریکہ میں Stanford University میں پہلا قومی کانفرنس کرایا گیا۔
- IBM Deep Blue کمپیوٹر کے ذریعہ سے ۱۹۹۷ء میں A.I کے استعمال کو اتنا تیز کیا گیا، کہ عالمی شطرنج چمپیئن کو اسکے ذریعہ ہرایا گیا۔
- اسی طرح ۲۰۰۲ء میں A.I پہلی بار Vacuum cleaners کے طور پر سامنے آگیا۔

- کاروباری دنیا میں A.I کا استعمال پہلی بار فیس بک، ٹویٹر اور نیٹ فلکس جیسے مشہور کمپنیوں نے ۲۰۰۶ میں شروع کیا۔
- ۲۰۱۱ء میں A.I کا استعمال بہت وُسعت اور سُرعت سے ہونے لگی تھی، جیسا کہ سوالات، مشکل مسائل اور پہیلیوں کو جلد سمجھنا اور حل کرنا A.I کے استعمال کے بدولت کی جارہی تھی۔
- اسی طرح ۲۰۱۲ء میں معلومات حاصل کرنے کیلئے "Google Now" کے نام سے ایک ایپ تیار کیا گیا۔ اور ۲۰۱۴ء میں Chatbot تیار کیا گیا، جو لوگوں کے مسائل سُن کر حل کر سکتے تھے۔
- چونکہ ۲۰۰۰ء کے بعد کا دور مشینی اور سائنسی دور کہلایا جارہا ہے، اس وجہ سے A.I معروف ہونے کیساتھ ساتھ مقبول اور مستعمل ہوتی رہی، اس وجہ سے ارتقائی دور کیساتھ ہم اِس کو A.I کی نئی ایجادات کا دور بھی کہتے ہیں۔ جیسا کہ ذیل میں A.I کے حوالہ سے کچھ نئی ایجادات اور انکشافات کو تحریر کیا جارہا ہے۔
- ۲۰۲۰ء میں A.I Linear Fold الگورتھم کو کرونا کی ویکسین بنانے کیلئے ایجاد کیا گیا۔
- تین سال پہلے یعنی ۲۰۲۰ میں A.I کے ذریعے Chat GPT نے تعلیمی مواد اور معلومات فراہم کرنے میں ایک نئی دُنیا کی منظر پیش کی ہے۔
- A.I کی ارتقائی مرحلہ اور اختصار کیوجہ سے درجہ بالا چند چیزوں کا ذکر کیا گیا ورنہ حقیقت میں A.I اور جدید ٹیکنالوجی کی نئی ایجادات موجود ہر شعبہ میں بہت تیزی سے بڑھ رہی ہے، اور زندگی کا کوئی ایسا شعبہ نہیں جس میں A.I یعنی مصنوعی ذہانت کا استعمال ناگزیر نہ ہو۔

ماضی سے تاحال A.I نے جو سفر کیا ہے، وہ سفر مستقبل تک جاری رہے گی، حال میں A.I انسانی زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی ہو گیا ہے۔ ہر روز کوئی نئی حیرت انگیز وُسعت کیساتھ A.I کی کوئی نئی خبر سننے کو ملتی ہے۔

مصنوعی ذہانت کے مثبت اور منفی اثرات:

مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) اور جدید ٹیکنالوجی کی حقیقت اور افادیت اپنی جگہ مسلم ہے، کیونکہ اس کی وجہ سے انسان نے اپنی زندگی کو اسائیشوں سے مالامال کر کے آسان بنایا اور انسان نے بہت سے ناممکنات پر قابو پایا ہے۔

انسانی زندگی کو خوشگوار بنانے میں میں جتنا دخل مصنوعی ذہانت اور جدید ٹیکنالوجی کا ہے، وہ ناقابل فراموش ہے اور ہر آنے والا مشکل

مصنوعی ذہانت(A.I) اور جدید ٹیکنالوجی کیوجہ سے سہل یعنی آسان ہوتا جارہا ہے۔

Artificial Intelligence کا استعمال اتنا زیادہ ہوگیا ہے کہ اسکی استعمال کیوجہ سے زندگی کے نام اور ضروریات زندگی کیساتھ بھی Artificial کا لفظ استعمال ہونا شروع ہوچکا ہے، جیسا کہ Artificial Life، Artificial Things، Artificial Foods، اور اسی طرح Artificial Drinks وغیرہ۔

معلوم ہوا کہ مصنوعی ذہانت(A.I) کا استعمال انسان کی زندگی میں رچ بس گیا ہے، اور انسان نے اپنے سہولیات اور آسانی کی خاطر اسکا بے حد زیادہ استعمال شروع کررکھا ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ کیا مصنوعی ذہانت(A.I) کا استعمال صرف مثبت انداز میں مثبت مقاصد کیلئے کیا جارہا ہے یا اسکی استعمال منفی انداز میں منفی مقاصد کیلئے بھی ہورہی ہے؟ دوسری بات یہ ہے کہ کیا مصنوعی ذہانت(A.I) کے استعمال سے انسانی زندگی مثبت اثرات لے رہے ہیں یا منفی اثرات بھی لئے جارہے ہیں؟ یا اسکی ذاتی مثبت اور منفی پہلو کون کونسے ہیں، جس سے انسانی زندگی متاثر ہورہی ہے یا ہوسکتی ہے؟ اسکے علاوہ کیا مصنوعی ذہانت (A.I) انسانی زندگی کے علاوہ دوسرے مخلوقات پر کوئی نمایاں اثرات مرتب ہورہے ہیں یا ہوسکتے ہیں (یا نہیں)؟

آیات قرآنیہ اور احادیث مبارکہ کی کثیر تعداد میں انسان کو متنبہ کیا گیا ہے ہر اس قول و فعل میں لگنا، جسکی بنیاد پر نفع والی چیز ملے اور نقصان والے چیزوں سے بچے، کیونکہ نفع و نقصان دینے والے اور نہ دینے والے اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے، لیکن انسان کو عقل و شعور کی بنیاد پر تمیز کا مکلف اور مسؤل بنایا ہے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَ يَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَ لَا يَنْفَعُهُمْ-وَ لَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَ لَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ-لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ[7]

ترجمہ: (مگر) وہ ایسی باتیں سیکھتے تھے، جو اُن کیلئے نقصان دہ تھیں، اور فائدہ مند نہ تھیں، اور وہ یہ بھی خوب جانتے تھے کہ جو شخص ان چیزوں کا خریدار بنے گا، آخرت میں اُسکا کوئی حصّہ نہیں ہوگا اور حقیقت یہ ہے کہ وہ چیزیں بہت برّی تھی، جن کے بدلے انہوں نے اپنے جانیں بیچ ڈالیں، کاش کہ اُنکو (اس بات کا حقیقی) علم ہوتا۔

اسی طرح ایک حدیث مبارکہ میں بھی اُن چیزوں کا علم حاصل کرنے سے منع فرمایا ہے، جس میں نفع اور فائدہ نہ ہو۔

---

[7] ۔القرآن الکریم۔۲:۱۰۲ The Holy Quran. 2:102

سَلوا اللهَ عِلمًا نافعًا وتعَوَّذوا باللهِ مِن علمٍ لا ينفعُ[8]

ترجمہ: ''تم اللہ سے منافع بخش علم کا سوال کرو، اور غیر منافع بخش علم سے پناہ مانگو''۔

معلوم ہو رہا ہے کہ جدید ٹیکنالوجی یا مصنوعی ذہانت کا استعمال شریعت کی نقطہ نظر سے ممنوع نہیں ہے بشرطیکہ وہ منافع بخش ہو اور عدم نقصان دہ کیساتھ ساتھ شریعت کے کسی امر کے خلاف نہ ہو۔

اس مقالہ میں درجہ بالا تمام مباحث کو حتی الوسع بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور جامع تفصیلی انداز میں مصنوعی ذہانت (A.I) کے مثبت اثرات یعنی فوائد اور منفی اثرات یعنی نقصانات ذیل میں تحریر کئے گئے ہیں۔

مصنوعی ذہانت کے مثبت اثرات:

۱۔ وقت کی بچت اور مصنوعی ذہانت:۔

انسان کے پاس وقت ایک بہت قیمتی سرمایہ ہے یہ ایمان کی طرح ایک نعمت اور امانت ہے، چونکہ زندگی کے مسائل بڑھتے جارہے ہیں، اور انسان کے مصروفیات میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ اس وجہ سے انسان کی قیمتی وقت کی بچت اور حفاظت A.I کے استعمال کیوجہ سے ممکن بن گیا ہے۔

۲۔ محنت میں معاونت اور مصنوعی ذہانت:۔

انسان کو اللہ تعالیٰ نے قدرتی اور فطری مزاج سے نوازہ ہے، جس کیوجہ سے وہ اپنی زندگی کی منصوبہ بندی کرتا ہے، لہٰذا جملہ فطری اور قدرتی نعمتوں کی طرح رب العالمین نے انسان کو محنت کی وصف اور خوبی بھی نوازا ہے۔ چونکہ A.I کے ذریعہ انسان کی بہت سے منصوبوں میں معاونت کی جاتی ہے، اور ان منصوبوں اور ضروریات کی تکمیل میں A.I کی مدد سے اُسکی محنت کئی گنا کم ہو جاتی ہے۔

۳۔ دولت کی حفاظت اور مصنوعی ذہانت:۔

انسان اپنے ضروریات پورہ کرنے کیلئے مختلف مادی چیزوں اور نقشوں میں اپنی دولت صرف کرتا ہے، اس سے انکار کی گنجائش نہیں کہ مشینری استعمال کرنے کیوجہ سے دولت کی بے جا استعمال ہوتی ہے لیکن دوسری طرف مجموعی طور پر جب انسان اپنے کاموں کی سرانجام دہی میں مشینری کا استعمال کرتا ہے، تو اکثر اوقات کم خرچہ کیساتھ وہ کام پایہ تکمیل تک پہنچ جاتا ہے۔

---

[8] ۔ ابن ماجہ، ابو عبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ، امام، سنن ابن ماجہ، (لاہور: مھتاب کمپنی، ت۔ن)، باب۔۳، رقم الحدیث۔ ۳۸۴۳

Ibn Majah, Abu Abdullah Muhammad bin Yazid bin Majah, Imam, Sunan Ibn Majah, (Lahore: Muḥtāb Kāmnī, vol.), Chapter 3, Hadith No. 3843.

۴۔ مزاج بوریت اور مصنوعی ذہانت:۔

انسان کی فطرت اور مزاج میں اللہ تعالیٰ نے ایک خاص قسم کی طمانیت کیساتھ ساتھ ایک یہ مادہ بھی رکھا ہے کہ جب وہ ایک کام بار بار کرتا ہے یا ایک کھانا یا کوئی مشروب بار بار کھاتا اور پیتا ہے تو وہ بوریت محسوس کرتا ہے، موجودہ دور میں A.I یعنی مشینی استعمال سے انسان کی بوریت باقی نہیں رہتی کیونکہ انسان صرف کمانڈ دیتا ہے، تو مشین خود سارا پراسس اور عمل کرتا ہے۔

مصنوعات میں یکسانیت اور مصنوعی ذہانت:۔

مصنوعی ذہانت کے ذریعہ برآمد مصنوعات میں دھوکہ اور فریب کی بجائے خالص پائیدار مصنوعات تیار کئے جاتے ہیں۔ یعنی ایک خاص مقدار اور خاص ترتیب کیساتھ ایک ہی قسم کے معیاری مصنوعات تیار کیئے جاتے ہیں۔ مصنوعات میں یکسانیت Quantity کیساتھ ساتھ Quality بھی برقرار رکھتے ہیں، جو شائد انسانی بس کی بات نہیں ہو سکتی۔

تجارت میں پاکدامنی اور مصنوعی ذہانت:۔

مصنوعی ذہانت کے بدولت آن لائن کاروباری نظام میں پاکدامنی کا قوی امکان پیدا کیا گیا ہے، کیونکہ اس طرح ہر چیز کو ریکارڈ کیا جاتا ہے، اور مقررہ مدت اور مقدار میں پورا نظام چلایا جاتا ہے۔

خطرات کی فراوانی اور مصنوعی ذہانت:۔

عصر حاضر میں ضروریات کی بنیاد پر روز بروز نئے ایجادات ہو رہے ہیں، جو لوگوں کی معاونت میں بڑے کارآمد ثابت ہو رہے ہیں، وہ کام جو لوگ خطرات کو مول کر کیا کرتے تھے، اب وہ A.I کی استعمال کیوجہ سے بہت آسان ہو گئے ہیں۔

اشتہارات میں آسانی اور مصنوعی ذہانت:۔

زمانہ قدیم میں کسی چیز یا خبر کی اشتہار کیلئے گھومنا اور چلنا پڑتا تھا۔ لیکن اب وہ تشہیری کام آسانی کیساتھ A.I یعنی سوشل میڈیا اور ذرائع ابلاغ کی استعمال کیوجہ سے بہت آسان ہو گیا ہے، پہلے کسی پیغام کو پہنچانے اور لوگوں کی اُس سے آگاہ کرنے کیلئے وقت، دولت اور جان لگانی پڑتی تھی، لیکن اب پورے دنیا میں بیک وقت A.I کے استعمال کے ذریعہ اپنے پیغام اور اشتہار کو عام کیا جا سکتا ہے۔

اغلاط میں فراوانی اور مصنوعی ذہانت:۔

مصنوعی ذہانت کے ذریعہ ہونے والے فیصلے اور کام نہ ادھورے اور ناقص رہتے ہیں، اور نہ ہی اُس میں کوئی کمی وبیشی کا خطرہ ہوتا ہے۔ جبکہ انسان باوجود سب کچھ کے اکثر غلطیوں کا شکار بن کر نامناسب فیصلے کرنے لگ جاتا ہے، اور یوں اِن غلط فیصلوں کی بنیاد پر حاصل اور مصنوعات بھی نامناسب اور غیر موضوع ہوتے ہیں۔

شعبہ صحت اور مصنوعی ذہانت:۔

مصنوعی ذہانت کے استعمال سے شعبہ صحت کی بنیاد پر جتنا استفادہ کیا جارہا ہے، وہ کسی بیان کی محتاج نہیں، بیماری کی تشخیص اور اُسکے علاج کیساتھ ادویات وغیرہ کی فراوانی A.I کی مرہون منت ممکن بن گئے ہیں۔ بہت بڑے بڑے اور نازک اپریشنز میں مکمل استعمال تقریباًA.I کا ہورہا ہے، ورنہ کئی مہلک بیماریوں کی تشخیص، علاج اور سرجری ناممکن ہوتی۔

شعبہ تعلیم اور مصنوعی ذہانت:۔

شعبہ تعلیم کی وسعت، ضرورت اور جدّت کی بنیاد پر ہر لحاظ سے جدید ٹیکنالوجی یعنی A.I کا استعمال ناگزیر بن گیا ہے۔ اب تو تقریباًہر معلم اور مُتعلم مجبور بن گیا ہے کہ وہ مصنوعی ذہانت کی استعمال کیوجہ سے اپنے مطالعہ کو برقرار رکھ سکتے ہیں، اگر مصنوعی ذہانت کا استعمال درس وتدریس کے لحاظ سے روکا جائے، تو پورا تعلیمی نظام متاثر ہو سکتا ہے۔

شعبہ زراعت اور مصنوعی ذہانت:۔

شعبہ زراعت ایک اہم شعبہ ہے، بنجر زمینوں کی آباد کاری اور اِن زمینوں سے استفادہ زراعت کے شعبہ سے وابسطہ ہے لیکن زرعی شعبہ میں جدید ٹیکنالوجی یعنی مصنوعی ذہانت کا عدم استعمال ممکن نہیں، زرعی شعبہ کی ترقی کا راز بھی مصنوعی ذہانت کے استعمال میں مضمر ہے۔

شعبہ صنعت اور مصنوعی ذہانت :۔

شعبہ صنعت وحرفت میں بہت بڑے پیمانے پر جدید ٹیکنالوجی کا استعمال ہورہا ہے، اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ شعبہ صنعت وحرفت کی چلاؤ اور پائیداری بغیرA.I کے استعمال کے ناممکن ہے، کیونکہ جدید دور کے تقاضوں کو پورہ کرنا انسان کی بس کی بات نہیں۔

اسی طرح Artificial Intelligence کا استعمال کئی فوائد کا حامل اور ایک ناگزیر ضرورت بن گئی ہے، گویاA.I کے استعمال کے بغیر دُنیا کا نظام رُک سکتا ہے۔ جیساکہ مسلسل ۲۴ گھنٹے دن ورات کام اور کام انسان کی طاقت میں نہیں ہے، انسان تھکتا اور بور ہو جاتا ہے، جبکہ مصنوعی ذہانت یعنی A.I مسلسل ۲۴ گھنٹے استعمال سے نہ تھکتا ہے اور

نہ خراب ہونے کا امکان رہتا ہے۔ یہاں پر A.I کے جملہ فوائد اور مثبت اثرات تحریر کرنا شائد اس مختصر مقالہ میں ناممکن ہوگی، بہر حال یہ ماننا ضروری ہے کہ موجودہ دور کے تقاضوں کے پیش و نظر مصنوعی ذہانت یعنی A.I کا استعمال بہت ضروری اور مستفید ہے، اسکے عدم استعمال سے کئی نظام ہائے بُرّی طرح متاثر ہو سکتے ہیں۔

نقل مکانی میں آسانی اور مصنوعی ذہانت:۔

زمانہ قدیم کی داستان سن کر حیرانگی ہوتی رہتی ہے کہ انسان کے پیدل اور خچروں یا گھوڑوں کی پیٹوں پر سوار ہوتے اور اپنے طویل اسفار طے کیا کرتے تھے، اب انسان کو چند لمحات کے اندر مہینوں کی نقل مکانی آسان ہوگئی ہے۔ گویا بغیر کسی مشقت، تھکاوٹ اور بھوک وپیاس وغیرہ کے انسان اپنے منزل پر پہنچ جاتا ہے۔

ذرائع ابلاغ کی فراوانی اور مصنوعی ذہانت:۔

نقل مکانی کی طرح انسان اپنی پیغام پہنچانے اور کوئی بھی خبر حاصل کرنے کیلئے دور دراز کے سفر کیا کرتے تھے۔ لیکن اب مختلف ذرائع ابلاغ یعنی سوشل میڈیا وغیرہ کے ذریعے وہ فاصلے ختم ہوگئے اور جدید رابطے قائم ہوئے جس میں آسانی کے ساتھ وقت کی بے پناہ بچت بھی ہوتی رہتی ہے۔

ماتحتوں اور بچوں کی نگرانی اور مصنوعی ذہانت:۔

حال میں انسان کے مصروفیات دن بدن بڑھتے جا رہے ہیں جس کی وجہ سے انسان کی نگرانی میں سستی اور غفلت، لاپرواہی زیادہ ہوتی جا رہی ہے، کسی صنعت، زراعت یا تجارت کی جگہ میں موجود نہ ہونے کے باوجود بھی انسان کی نگرانی ممکن بن گئی ہے جو کہ مصنوعی ذہانت کے مرہون منت ہے۔

عصر حاضر میں ہر طرف جدید ٹیکنالوجی کے رنگینیاں اور حقائق اور فروغ کے گیت گائے جا رہے ہیں، اس سائنسی اور مشینی دور میں جدید ٹیکنالوجی یعنی مصنوعی ذہانت کا استعمال بہت بڑھ گیا ہے، لیکن جہاں ایک طرف اس جدید ٹیکنالوجی کیوجہ سے آسائشیں اور راحتیں میسر ہو رہی ہیں، وہاں پر دوسری طرف اِسکے استعمال کیوجہ سے انسان کی زندگی مختلف انداز میں یعنی انفرادی اور اجتماعی طور پر بری طرح متاثر ہو رہی ہے۔ جن کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

ذہنی صلاحیتوں کی پستی اور مصنوعی ذہانت:۔

انسان بحیثیت استعمال کے ایک مصنوعی مشین کے مانند ہے، جیسا کہ مشین مستقل استعمال کیوجہ سے خراب ہونے اور جمنے سے محفوظ ہوتا ہے، بلکہ دیسی پائیدار مشینری مستقل استعمال کیوجہ سے اپنی کارکردگی مزید بہتر کرواتے ہیں، اسی طرح انسان جب اپنے صلاحیتوں کی بنیاد پر روزمرہ کے کام خود اپنے ہاتھوں سے سرانجام دے رہا ہوتا ہے، تو اُس سے نہ صرف یہ کام کی بنیاد پر منافع ملے بلکہ اس کے بدولت جسمانی توانائی بھی مل رہی ہوتی ہے، یعنی جسم کے اندر

قوت مدافعت بڑھنے اور توانائی کے زیادتی کا ذریعہ و سبب بنتی ہے، عام شاہدہ کی بات ہے، کہ ہاتھوں سے کارکن اور محنت کش لوگ توانااور صحت مند رہتے ہیں،اس کے برعکس سہولت پسند لوگ اور جدید ٹیکنالوجی یعنی مصنوعی ذہانت استعمال کرنے والے لوگ نسبت جسمانی توانائی کے پستی اور بیماریوں کے شکار بنے ہوتے ہیں۔

تخلیقی صلاحیتوں کی تنزل اور مصنوعی ذہانت:۔

انسان کے اندر اللہ تعالیٰ نے قدرتی طور پر تخلیقی صلاحیتیں رکھی ہیں، کیونکہ کسی بھی تخلیق کے کی طرف پہلا قدم اُس وقت ہی ممکن ہوتا ہے، جب وہ ذہنی طور پر سوچتا ہے اور پھر آس تخلیقی مراحل سے گزرنے کی نیت بھی کرتا ہے، تو یہی چیز ایک نئے نظریہ اور تخلیق کا سبب بنتی ہے، چونکہ تخلیق کا تعلق عقل وشعور سے ہے، لہٰذا جدید ٹیکنالوجی یعنی مصنوعی ذہانت عدم عقل وشعور کی بنیاد پر وہ تخلیق نہیں کر سکتا جو انسان کے بس میں وضع کی گئی ہے۔

اخراجات میں اضافہ اور مصنوعی ذہانت:۔

انسان کو اللہ تعالیٰ نے قدرتی طور پر بعض خصوصیات سے نوازہ ہے، جس کی بنیاد پر وہ بغیر کسی سہارہ کے بہت سارے کام سرانجام دے سکتے ہیں،انسان بمقابلہ روبوٹ یعنی جدید ٹیکنالوجی کے زیادہ اہم ہے کیونکہ انسان کو قدرتی صلاحیتیں بغیر کسی محتاجی کے مختلف سرگرمیاں سرانجام دے رہا ہوتا ہے، جبکہ مصنوعی ذہانت اور جدید ٹیکنالوجی یعنی مشینری اور کمپیوٹر وغیرہ کے ذریعہ کام کرنے میں بہت بڑی اخراجات صرف کرنے پڑتے ہیں، خود مشینری اور پھر اُس کا استعمال بھی بہت مہنگا پڑ جاتا ہے۔

تعلیمی میدان میں مطالعہ اور تحقیق کا فقدان اور مصنوعی ذہانت:۔

مصنوعی ذہانت کی تعلیمی میدان میں گراں قدر خدمات مسلم ہیں، لیکن فی الوقت مصنوعی ذہانت کی وجہ سے مطالعہ کی کثرت اور تحقیقی شغف کافی متاثر ہوا ہے، طلباء بجائے مطالعہ اور تحقیق کے مصنوعی ذہانت یعنی کمپیوٹر کے استعمال سے Chat GPT اور Google جیسے مختلف **مصنوعی ذہانت** ویبسائٹ کے ذریعہ اپنے متعلقہ رسائی کو ممکن بنادیتے ہیں۔ گویا بغیر جدوجہد، تجربہ اور سمجھنے کے طلباء مطالعہ اور تحقیق کے بغیر عملی میدان میں آجاتے ہیں، جو کئی نقائص کے مرتکب بن جاتے ہیں۔

متعلم اور معلم کے مابین باہمی مکالمہ اور تحقیق میں فقدان اور مصنوعی ذہانت:۔

مصنوعی ذہانت اور جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے یہ بھی نقصان ہورہا ہے کہ زمانہ قدیم میں طلباء اور اساتذہ کرام کے درمیان جو مکالمہ، بحث اور بات چیت یعنی سوالات اور جوابات ہوتے رہتے ہیں، ان میں لگنا دور کی بات ہے،

سوچنا بھی ناممکن بن گیا ہے، یعنی باہمی مکالمہ (Discussion) کے ذریعہ جو تبادلہ خیال اور اونچ نیچ کی دوری ہوتی تھی، وہ ناپائیدار اور ناممکن ہو رہی ہے، جسکی وجہ سے نئے انکشافات اور ایجادات وغیرہ کا تصوّر بھی باقی نہ رہ سکا۔

معیار کے بجائے سجاوٹ اور مصنوعی ذہانت:۔

مصنوعی ذہانت کیوجہ سے مصنوعات کی پائیداری اور معیار نسبت کم ہوتی جارہی ہے، کیونکہ مشینری کے ذریعہ جو ڈیزائن اور رنگ کا چھڑاوا کیا جاتا ہے تو وہ معیاری کی بجائے صرف سجاوٹی رہ جاتی ہے جبکہ دوسری طرف اگر دھوکہ سے کام نہ لیا جائے تو انتہائی اعلیٰ معیار کے مصنوعات بھی مصنوعی ذہانت کیوجہ سے تیار کئے جاسکتے ہیں۔

اخلاقیاتی تنزل اور مصنوعی ذہانت:۔

یہ حقیقت کسی سے مخفی نہیں ہے کہ مصنوعی ذہانت کیوجہ سے انسانیت اخلاقیات اور بہت سے صفات عالیہ سے محروم ہوگئی ہے، اور ہر آئے روز انسانیت حیوانات کی طرف کھینچی جارہی ہے، چونکہ مصنوعی ذہانت کیوجہ سے بہت سے نازیبا چیزوں تک رسائی ممکن ہوگئی ہے، تو معمولی سی غلط تصوّر کسی بُرے فعل اور حرکت کا سبب بن جاتی ہے، بلکہ درحقیقت مصنوعی ذہانت کی فروغ کیوجہ سے انسانیت گندے اور گھٹیا افعال اور حرکتوں کی طرف مستقل طور پر مدعو کی جارہی ہے جیسا کہ T.V اور جدید موبائیل وغیرہ کا استعمال ہو رہا ہے۔

عبادات میں غفلت/ثقافتی رویّوں میں تبدیلی اور مصنوعی ذہانت:۔

مصنوعی ذہانت نے انسان کو پابند اور مفید بنادیا ہے، جسکی وجہ سے انسان نے اپنی ثقافتی اطوار اور رویوں کو چھوڑا اور اپنے آپ کو اُن جدید اصولوں اور رویوں کا تابع بنایا جو مصنوعی ذہانت یعنی سائنسی مشین کی وجہ سے انسان کو مجبوراً کرنی پڑی۔ ہماری اسلامی ثقافتی رویّوں میں نمازوں کی اپنے اوقات پر پابندی ہے، جس کا کوئی فرداً اہتمام کر سکتا ہے۔ لیکن اکثر مشینری کیوجہ سے اپنے اوقات پر اہتمام کیا، نماز کی قضائیں ہوتی ہے۔

ضیاع وقت میں اضافہ اور مصنوعی ذہانت:۔

انسان کی زندگی ایک تسلسل کیوجہ سے ایک خاص گردش میں گزرتی ہے اور وہ اپنے وقت کو خود متوازن طریقہ سے ترتیب دیتا رہتا ہے۔ لیکن عام مشاہدہ کی بات یہ سامنے آئی ہے کہ اکثر سوشل میڈیا کی کثرت اور عمومیت کی وجہ سے لہو لعب یعنی بے کار کاموں میں وقت کا ضیاع ہوتا ہے، جیسا کہ بغیر کسی ذہنی یا جسمانی فائدہ اور ورزش کے مختلف کھیلیں وغیرہ سے کھیلی جارہی ہے، جو کہ ایک المیہ ہے، اور قیمتی وقت کا ضیاع کر کے بے فائدہ چیزوں کا سبب بن جاتی ہے۔

شعبہ عدلیہ میں مثبت اور منفی رویّے اور مصنوعی ذہانت:۔

مصنوعی ذہانت کیوجہ سے حال میں عدلیہ کاروائی کو ممکن بنادیا ہے لیکن اُنکے مثبت اثرات اور رویّوں کی طرح اُنکے منفی رویّے بھی ہیں، کہ بحث مباحثوں کی عدم موجودگی کیوجہ سے صحیح فیصلہ سامنے نہیں آسکتی ہے، یعنی جب تک انسانی دل ودماغ مصنوعی ذہانت خود بخود کوئی مثبت اور صحیح فیصلہ نہیں سناسکتی ہے، دوسرے لفظوں میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اگر انسان مثبت ارادہ اور سوچ رکھے گا، تولازماً فیصلہ بھی مثبت اور صحیح ہوگا، اسی طرح مصنوعی ذہانت فیصلہ میں انسان کا تابع رہتا ہے۔

اسلامی تعلیمات میں تحریفی اور تخریبی تعلیمات اور مصنوعی ذہانت:۔

مصنوعی ذہانت کیوجہ سے مذہبی آہنگی اور مسلم یکجہتی مسلم ہے، لیکن جہاں اسلامی تعلیمات کی اصل شائع کی جارہی ہے، وہاں کئی گناہ زیادہ ایسے تعلیمات بھی شائع کئے جارہے ہیں، جو اصلی تعلیمات میں تحریف اور تخریب کی گئی ہوتی ہیں جس کی شرارتوں اور تباہیوں سے ایک عالم دین شائد بچ جائے، لیکن عوام الناس تقریباً افراط و تفریط یا افراتفری کے شکار بن ہی جاتے ہیں۔

الہامی تعلیمات سے غفلت اور مصنوعی ذہانت:۔

یقیناً سائنسی ترقی اور جدید ٹیکنالوجی کی فراوانی میں ہمیشہ پیش پیش مسلمان سائنسدان رہے ہیں اور انہوں نے الہامی تعلیمات اور عطاؤں سے سائنسی ترقی کی پیش رفت کو جاری رکھا تھا، لیکن افسوس کہ آجکا مسلم سائنسدان اور محقق بھی الہامی تعلیمات اور رب کریم کی بخششوں کو پامال کرتے ہوئے سب تحقیقات اور ایجادات اپنی ذاتی کاوش کے مرہون منت سمجھنے لگا ہے۔ جس کی وجہ سے ہم مسلمان اشیاء سازی کے قابل رہے لیکن انسان سازی سے محروم ہوئے، حالانکہ حقیقت میں مصنوعی ذہانے (A.I) یا جدید ٹیکنالوجی سے متعلق تمام انکشافات اور ایجادات الہامی تعلیمات کی روشنی میں رب کریم کے توفیق سے ہورہے ہیں۔

مضرات جسمانی کی فراوانی اور قوت مدافعت کی فقدان اور مصنوعی ذہانت:۔

مصنوعی ذہانت اور جدید ٹیکنالوجی نے یقیناً انسانی زندگی کو آسائشوں سے آسان بنایا ہے، لیکن غور سے مطالعہ کے بعد کہا جاسکتا ہے کہ اس سائنسی اور آسائشی سہولتوں کے باوجود انسانی زندگی کے مہلک سامان بھی معرض وجود میں خود بخود آگیا ہے، چونکہ تمام اشیائے خوردونوشی وغیرہ A.I کے مرہون منت میسر ہورہے ہیں، اس وجہ سے قدرتی غذاؤں سے ملنے والی ہر طاقت اور قوت دن بدن گھٹتی جارہی ہے، A.I کے ذریعہ ملنے والی ہر غذا میں مضرات

جسم کا ہونا اور قوت مدافعت کی صلاحیت کا نہ ہونا روز روشن کی طرح نمایاں اور یقینی ہے۔ زمین سے ملنے والی قدرتی غذاؤں یعنی اشیائے خوردونوشی میں جو قوت اور مدافعت موجود ہیں، وہ قوت اور مدافعت کبھی مصنوعی ذہانت کے ذریعہ نہیں ہوسکتی۔

ماحولیاتی آلودگی اور مصنوعی ذہانت:۔

مصنوعی ذہانت اور جدید ٹیکنالوجی یعنی مشینری کی استعمال سے جتنی عارضی اور خارجی مواد نکلتے ہیں، وہ تمام زہریلے مواد انسانی زندگی پر ماحولیاتی آلودگی کی صورت میں متاثر ہوتی ہیں، تمام فاصل اور زہریلے مواد کی نگرانی اور ماحول کی خوشحالی ہم سب شہریوں کا حق اوّلین میں سے ہے۔

سوشل میڈیا کے آڑ میں منفی تربیت اور مصنوعی ذہانت:۔

انسان کو اللہ تعالیٰ نے ماحول اور ماحولیاتی سرگرمیوں کا غلام اور بچہ بنایا ہے، یعنی انسان کو جب جو ماحول مُیسر ہوتی ہے، اُنکی تخیلاتی میلان اور رجحان اُسی طرف طرف ہو جاتی ہے، چونکہ دور حاضر میں سوشل میڈیا میں منفی پہلوؤں اور رویوں کی کثرت ہوگئی ہے، جسکی وجہ سے سُلجھا ہوا انسان بھی ایسے افعال اور کردار کا شکار بن گیا ہے، جو انسانی عزت وآبرو کے بالکل مخالفت رکھتی ہے، جو A.I اور جدید ٹیکنالوجی یعنی سوشل میڈیا کیوجہ سے ممکن بن گیا ہے۔ ماضی میں گناہ سوچنے کی نوبت بھی نہیں بنتی اور اب سوشل میڈیا کیوجہ گناہوں تک رسائی ممکن ہوگئی ہے۔ چونکہ سوشل میڈیا کیوجہ سے فحاشی فلمیں، ڈرامے اور زناوبدکاری پر مبنی ویڈیوز بابار پیش کش کی صورت میں دیکھنے اور سننے کو ملتی ہے، جو دیکھنے کی حد تک ہی نہیں رہتی بلکہ عملی زندگی کا حصّہ بن جاتی ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ موجودہ بے حیائی میں سو فیصد کردار A.I کیوجہ سے ممکن بنی ہے تو یہ کہنا بے جا نہ ہوگا۔

سامان حرب اور اسلحہ کی فراوانی اور مصنوعی ذہانت:۔

مصنوعی ذہانت کی ترقی روز روشن کی طرح نمایاں رہ چکی ہے، لیکن جہاں A.I کیوجہ سے مثبت پہلو موجود ہیں، وہاں اُن سے کئی گنا زیادہ منفی پہلو بھی پائے جاتے ہیں، جیسا کہ A.I کے ذریعہ سامان حرب کی جدید مشینری اور اسلحہ کی فراوانی اور اُنکی ضرورت واہمیت اور مثبت استعمال ایک حقیقت ہے، وہاں یہی سامان حرب اور اسلحہ کی فراوانی انسانی جان ومتاع اور عزت وآبرو کے لوٹنے کا سبب بھی بن گئی ہے اور روز بروز یہ استعمال بڑھتی جا رہی ہے۔

اجتماعیت کی فقدان اور مصنوعی ذہانت:۔

مصنوعی ذہانت نے دنیا کو گلوبل ویلج ضرور بنادیا ہے لیکن دوسری طرف مشینری کی کثرت کیوجہ سے عمومی طور پر اجتماعیت کی بجائے تنہا پسندی کو فروغ مل رہا ہے، اگر یہ کہا جائے کہ اجتماعیت کا دوسرا نام انسانیت ہی ہے تو بے جا

نہ ہوگا، کیونکہ انسان کے بنیادی خصلتوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ مل جل کر ایک دوسرے کی خبر گیری اور معاونت کریگی، جوکہ سوشل میڈیا کی وجہ سے استعمال کیوجہ سے خصوصاًاور دوسری مشینری کیوجہ سے عموماًمتاثر ہوگئی ہے، گویا A.I کیوجہ سے ہماری اجتماعیت توڑ پھوڑ اور انقطاع کا شکار بن گئی ہے۔

جعلی تصاویر اور ویڈیوز کی کثرت کی وجہ سے معاشرتی انتشار اور مصنوعی ذہانت:۔

مصنوعی ذہانت کی مرہون منت جہاں تصویر سازی اور ویڈیوز کی بنیاد مثبت پہلو کو اُجاگر کیا جارہا ہے، وہاں پر روز بروز کی جدید ٹیکنالوجی اور سافٹ ویئر کی وجہ سے روز بہت سارے خامیاں بھی جنم لے رہی ہے، یعنی کسی کی حقارت یا ذلت مقصود ہوتو A.I کے ذریعہ باآسانی ہوسکتی ہے اور یہی چیز پورے معاشرے، خاندان اور قوم کے اندر توڑ پھوڑ اور انتشار کا سبب بن جاتی ہے۔

تہذیب وثقافت پر منفی اثرات اور مصنوعی ذہانت:۔

مختصر الفاظ میں یہ کہا جاسکتا ہے، کہ درجہ بالا تمام منفی اثرات کی تجزیہ کے بعد یہ کہنا بے جانہ ہوگا، کہ مسلم معاشرے میں مصنوعی ذہانت (A.I)اور جدید ٹیکنالوجی یعنی سائنسی ترقی نے کافی تبدیلی لائی ہے، جوکہ روز روشن کی طرح مسلم ہے۔ جدید ٹیکنالوجی کی وجہ سے ہم نے اسلامی اور آبائی ورثے، تہذیب وثقافت کو صرف چھوڑا ہی نہیں بلکہ ہم اپنے اسلامی تہذیب وثقافت کو بھول بھی گئے ہیں، یعنی A.I کیوجہ سے ہم مسلمانوں کو اتنا ملا نہیں ہے، جتنا ہم کھو کر بھول بھی گئے ہیں، خصوصاً اپنی تہذیب وثقافت کی شاندار ماضی کو آج ہم اپنے ہاتھوں، تفکرات اور افعال کی صورت میں A.I کی استعمال کی کثرت کیوجہ سے کھو چکے ہیں، گویا ہمیں ماضی یاد نہیں رہی اور مستقبل سنوارنے کی فکر نہیں۔

مصنوعی ذہانت اور جدید ٹیکنالوجی سے متعلق شرعی تعلیمات:

روئے زمین پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر اپنا نائب اور خلیفہ بنایا ہے، اور کائنات کے ہر شے کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نائب، خلیفہ یعنی انسان کیلئے مُسخر فرمایا ہے، اور انسان کو مُختلف اشیاء سے استفادہ ہونے کی ترغیب دے دی گئی ہے۔

وَ سَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَۙ-وَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَؕ-وَ النُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖؕ-اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ[9]

9۔ القرآن الکریم۔۱۶:۱۲ The Holy Quran. 16:12

ترجمہ: اور تمہارے لئے دن، رات، سورج، چاند اور ستارے (یعنی کائنات کی ہر چیز) رب العلمین کے حکم سے مسخر ہوئے ہیں، اور اس میں سوچنے والوں کیلئے نشانیاں ہیں۔

اور اسی طرح ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَ يَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِۚ-رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًاۚ[10]

ترجمہ: اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق پر غور کرتے ہیں، (اور انہیں دیکھ کر بول اُٹھتے ہیں کہ) "اے ہمارے رب آپ نے یہ سب بے فائدہ پیدا نہیں کئے ہیں"۔

اسی طرح ایک حدیث مبارکہ میں پیارے نبی ﷺ کا فرمان ہے۔

عن ابي هريرة , قال: قال رسول الله ﷺ:" الكلمة الحكمة ضالة المؤمن , حيثما وجدها , فهو احق بها".[11]

ترجمہ: حکمت و دانائی پر مبنی علوم مومن کا گمشدہ (اور نایاب) سرمایہ (اور خزانہ) ہے، جہاں بھی اس کو پائے (یا ملے) تو وہی اُس (حکمت و دانائی) کا زیادہ حقدار ہے۔

درجہ بالا آیات قرآنیہ اور احادیث مبارکہ سے معلوم ہو رہا ہے کہ انسان کیلئے کائنات کی ہر چیز مسخر کی گئی ہے، اور تسخیر کائنات کا مقتضا یہی بتائی گئی ہے کہ اس میں غور و تدبر کرکے اس سے منافع حاصل کئے جائیں اور نقائص سے بچا جائے، جبکہ حدیث مبارکہ میں ساتھ ساتھ بتایا گیا ہے کہ اس تسخیر کائنات کا مرکزی نقطہ مومن ہی ہے کہ وہ اس بات کا زیادہ حقدار اور پابند ہے کہ اس میں غور و تدبر کرکے ہر ممکنہ کوشش سے ذاتی اور اجتماعی طور پر استفادہ ہونے کی کوشش کریں۔

---

[10]۔القرآن الکریم۔۳: ۱۹۱ The Holy Quran. 3:191

[11]۔ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ، امام، سنن ابن ماجہ، (لاہور: مھتاب کمپنی، ت۔ن)، باب ۱۵۔الحکمۃ، رقم الحدیث۔۴۱۶۹
Ibn Majah, Abu Abdullah Muhammad bin Yazid bin Majah, Imam, Sunan Ibn Majah, (Lahore: Muḥtāb Kāmnī, vol.), Chapter 15, Hadith No. 4169.

؛یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر الغمری، جامع بیان العلم والفضل، (بیروت: مؤسسۃ الکتب الثقافیہ، ۱۴۱۵ھ)، ۱:۱۲۲
;Yusuf bin Abdullah bin Muhammad bin Abdul-Barr Al-Ghamri, Jami' Bayan al-Ilm wal-Fadl, (Beirut: Institution of Cultural Books, 1415 AH), 122:1.

اور جدید سائنسی دور میں مسلمان نے گویا اس حکمت و دانائی سے مُنہ موڑلی ہے، کہ شائد یہ کفار کا ورثہ ہے۔ حالانکہ اس کی تاسیس میں مسلمان مفکرین اور مسلم سائنسدانوں کی ایک لمبی داستان ہے، کیونکہ جدید سائنسی ترقی، جو جدید ٹیکنالوجی یعنی مصنوعی ذہانت(A.I) کی صورت میں دکھائی دے رہی ہے، یہ اُن قدیم مسلم سائنسدانوں کی ایجادات، ریاضات اور انکشافات کے مرہون منت ہونا موجودہ دور کے تمام ترقی یافتہ اقوام اور طبقات کے ہاں مُطلقاً مسلم ہے،اور اس بات کی تائید گویااُن کے زبانوں سے سنائی جارہی ہے۔

لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے، کہ سائنسی ترقی اور جدید ٹیکنالوجی کی فروغ کی نفی بالکل ایک کھلی حقیقت اور صریح سچ سے انکار کے مترادف ہے۔اِس مادہ پرستی کے دور میں سائنسی تحقیق اور سائنسی ایجادات سے منہ موڑنا اپنے پاؤں کو کلہاڑی سے مارنے اور اپنے نسبت حقیقی کو کھودینے کے سواکچھ بھی نہیں ہے۔البتہ بعض غلط فہمیوں کا ازالہ بھی ضروری ہے کیونکہ شریعت نے نہ بغیر دنیا کے دین کی ترغیب دی ہے اور نہ ہی دین کے بغیر دنیا کی ترغیب ملی ہے،اور نہ ہی دونوں کی حصول کوشش میں حدود سے تجاوز کی اجازت اور رخصت ہے۔بلکہ حقیقت یہی ہوگی کہ شریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے ترقی کے منازل طے کئے جائیں۔

مصنوعی ذہانت اور جدید ٹیکنالوجی کے بارے میں اصلاحی اقدامات:

مصنوعی ذہانت اور جدید ٹیکنالوجی کا استعمال عصر حاضر کا ایک ناگزیر ضرورت بن گئی ہے، لیکن سابقہ دراسات میں جس طرح انکے دونوں مثبت اور منفی اثرات بیان کئے گئے ہیں، تو اب ان دونوں میں مثبت تطبیق پیدا کرنے کیلئے ضروری ہوگا کہ اُن میں مثبت اور منافع بخش سرگرمیوں کو پروان چڑھایا جائے اور اُنکے منفی اور نقصاندہ سرگرمیوں کو نظرانداز کرکے اُن سے بچاجائے۔

ا۔ سوشل میڈیا کے ذریعہ لغو اور فضول تصورات کو فروغ کا ملنا اور اُن کے ذریعہ معاشرتی اور سماجی وثقافتی حدود کی پامالی ایک منفی رویّہ ہے، جس کے بارے میں قرآن مجید میں باری تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ۪-وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ۪- وَ اتَّقُوا اللّٰهَؕ[12]-

ترجمہ: اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو، اور گناہ و ظلم میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون نہ کرو،اور اللہ سے ڈرتے رہو۔

[12]۔القرآن الکریم۔۵:۲ The Holy Quran. 5:2

معلوم ہوا کہ سوشل میڈیا جو جدید ٹیکنالوجی کی ایک بازو خاص ہے، اُنکے ذریعہ نیکی کی نسبت گناہ کی تشریح کئی گنا زیادہ ہو رہی ہے، جو کہ ایک المیہ ہے، ہمارے اخلاقی اور ثقافتی اقدار سے کھیلنے والی بات ہے۔

۲۔عدم تحقیقی اور غیر معیاری خبروں اور افواہوں کے پھیلانے میں بھی A.I کا کردار قابل غور ہے، اور معلوم کرنے کیلئے ضروری ہے کہ کوئی ایسی آلہ یا سافٹ وئیر ہو تا کہ اُن کے ذریعے پر ملنے والی خبر کو پرکھا جا سکتا تھا، لیکن افسوس کہ A.I کے ذریعہ ملنے والی ہر خبر کوئی نہ کوئی بُرائی لیکر اور دیگر مُیسر آتی ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ[13]

ترجمہ:" اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے، تو اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم نادانی سے کچھ لوگوں کو نقصان پہنچا بیٹھو، اور پھر اپنے کئے پر پچھتاؤ۔"

لہٰذا یہ بات قابل غور ہے، کہ اس جدید ٹیکنالوجی سے ملنے والی خبر سے پہلے معلوم کرنا چاہیئے، کہ اس کی شرعی حیثیت کیا ہے، لیکن یہ ان پڑھ کا ان پڑھ سے علم حاصل کرنے کے مترادف ہے۔کیونکہ معلومات لینے والا اور معلومات دینے والا دونوں مشکوک بلکہ فاسد ہو سکتے ہیں۔

۳۔آنکھوں، کانوں اور دماغ کے سامنے Filtrization کو ہونا بھی ضروری ہے، کیونکہ A.I کے ذریعہ دل نہ چاہتے ہوئے بھی فحاشی کے مناظر سامنے آرہے ہوتے ہیں، حتّی کہ کلام اللہ کی تلاوت میں بھی غیر مناسب تصاویر نظر آرہے ہوتے ہیں، اور اسکی Filtrization یعنی تحفظ ایمان و اعمال صالحہ یا پاکیزہ تربیت و ماحول کے بغیر ممکن نہیں، چنانچہ مومنین کی صفات بیان کرتے ہوئے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَ الَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَۙ–وَ اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا[14]

ترجمہ: اور (رحمٰن کے بندے وہ ہیں) جو ناحق کاموں میں شامل نہیں ہوتے اور جب کبھی لغو اور فضول چیز (بات یا کام) سے گزرتے ہیں، تو وقار کیساتھ گزر جاتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ ایمانی صفت کی فکر بھی ضروری ہے، تاکہ اُن برائیوں سے بچنا آسان ہو، جن سے بچنا عموماً مشکل ہوتا ہے۔

---

[13]۔ القرآن الکریم۔۴۹:۶ — The Holy Quran. 49:6

[14]۔ القرآن الکریم۔۲۵:۷۲ — The Holy Quran. 25:72

۴۔اخلاقی پستی میں مصنوعی ذہانت A.I کے ذریعہ ہونے والے خدشات کو روکنا بھی ضروری امر ہے کہ بسااوقات ان کے ذریعہ اخلاقی قدریں بھی پامال ہوتی رہتی ہے۔

چنانچہ حدیث رسول ﷺ میں ہے۔

إنما بعثت لاتمم مكارم (وفي رواية صالح) الاخلاق[15]

ترجمہ: بیشک مجھے عمدہ اور نیک اخلاق کی تکمیل کیلئے مبعوث کیا گیا ہے۔

اور یہ ذمہ داری ہر فرد معاشرہ کے ذمہ ہے، جیسا کہ حدیث پاک میں ہے۔

الا كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته[16]

ترجمہ: تم میں سے ہر ایک چرواہا (نگہبان) ہے اور ہر ایک سے اپنے ریوڑ (رعیت) کے بارے میں پوچھا جائیگا۔

۵۔ Chat GPT کیوجہ سے ہونے والی افادیت سے انکار نہیں لیکن دوسری طرف انسان کے اندر تخلیقی ملکہ اور غور و فکر کا مادہ کمی کا شکار بن رہا ہے۔ جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن مجید میں بار بار افلا يتدبرون ، افلا يعقلون ، افلا يبصرون ، افلا يتفكرون اور اولو الالباب وغیرہ کے الفاظ سے پکار رہے ہیں۔

دوسری طرف یہ حدیث بھی اسی طرف مشیر ہو رہی ہے۔

''الكاسب حبيب الله''[17]

ترجمہ: ہاتھوں یعنی محنت سے کمائی والا اللہ تعالیٰ کا دوست ہے۔

پس معلوم ہوا کہ اپنی دماغی تخلیقی اور کسبی صلاحیتوں کو بجائے گھٹانے کے بڑھانے کی کوشش کی جائے۔ یہ امر کسی سے مخفی نہیں کہ بڑھتے ہوئے آبادی کیوجہ سے ضروریات زندگی میں کئی گناہ اضافہ ہوا ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ اُنکی تکمیل اور دستیابی بھی لمحہ فکریہ ہے، اس کیلئے ضروری ہوگا کہ موجودہ دور کے تقاضوں کی بنیاد پر دین و دنیا کو ایک

---

[15]۔الترمذی، نوادر الاصول الحکم، ۲: ۱۱۰۷، حدیث: ۱۴۲۵
Al-Tirmidhi, Nawader Al-Usul al-Hikam, 2: 1107, Hadith: 1425

[16]۔ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، (بیروت: مکتبہ عصریہ، ت۔ن)، حدیث: ۲۹۲۸
Abu Dawud, Suleiman bin Ashath, Sunan Abi Dawud, (Beirut: Asriya Library, vol.), Hadith: 2928.

[17]۔اسماعیل حقی، روح البیان۔5: 229
Ismail Haqqi,Ruh al-Bayan 5: 229

پلیٹ فارم پر جمع کر کے دونوں میں کمال درجہ کی انتھک کوشش، جدوجہد اور سعی کی جائے، اور اپنی زندگی کو معیاری پاکیزہ زندگی بنانے کی کوشش کی جائے۔

کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اِس حوالہ سے جابجایوں ارشاد فرمایا ہے کہ

وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ وَ اٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ[18]۔

ترجمہ: ''اور (مسلمانو!) جس قدر طاقت اور گھوڑوں کی جتنی چھاؤنیاں تم سے بن پڑیں، اُن سے مقابلہ کیلئے تیار کرو، جن کے ذریعہ تم اللہ تعالیٰ کے دشمن اور اپنے (موجودہ) دشمن پر بھی ہیبت طاری کر سکو، اور اُن کے علاوہ دوسروں پر بھی جنہیں ابھی تم نہیں جانتے، مگر اللہ تعالیٰ انہیں جانتا ہے۔''

اس آیت کے اندر غزوہ بدر کے حوالہ سے خصوصاً اور عام احوال کے لحاظ سے مطلقاً درس دیا جارہا ہے، کہ کبھی بھی دشمنوں کے مقابلہ میں اپنے مالی، جانی استعدادیں نہیں کھونا کہ اس سے تم دشمنوں پر غالب رہوگے جن کے ثمرات دین ودنیا دونوں کی صورت میں نمودار ہونگے۔ بہر حال شریعت مطہرہ اور اسلامی تعلیمات کبھی بھی سائنسی ایجادات اور جدید ٹیکنالوجی کی فروغ کے مانع نہیں بلکہ اس دور کے احوال کے مطابق شرعی حدود کے اندر سائنسی فروغ مُستحسن بھی ہے۔

نتائج البحث:

☆مصنوعی ذہانت کے ذریعہ قدرتی وسائل اور ذخائر سے کافی استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

☆مصنوعی ذہانت (A.I) مصنوعی ذہانت کی ترقی اور فروغ میں انسانی کاوش بہت اہم ہے۔

☆مصنوعی ذہانت کی تاریخی اور ارتقائی دور کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ A.I کو فروغ دینے والے ہر دور میں مسلم سائنسدان رہے ہیں۔

☆مصنوعی ذہانت کی استعمال انسانی زندگی کے روز مرہ ضروریات میں ایک بہترین اور پائیدار معاون بن سکتی ہے۔

☆مصنوعی ذہانت کے مثبت اثرات انسانی زندگی پر بے شمار ہیں اور یقیناً A.I کا مثبت، معتدل استعمال انسانی زندگی کو مثبت اثرات مرتب کر سکتی ہے۔

☆مصنوعی ذہانت کے مثبت اثرات، منفی اثرات سے کم ہیں، کیونکہ اسکا صحیح استعمال نہیں کیا جارہا ہے۔

---

[18]۔ القرآن الکریم۔۷ : ۶۰ The Holy Quran. 44:17

☆مصنوعی ذہانت کی کارکردگی کا بنیادی انحصار انسانی دماغ سے متعلقہ ہے، لیکن انسانی دماغ کی بنیادی اکائی دل ہوتا ہے، لہٰذا دل ودماغ کا صحیح استعمال اور صحیح جذبہ A.I کی استعمال کو مثبت اثرات کا حامل بنا سکتے ہیں۔

سفارشات وتجاویز:

☆مصنوعی ذہانت اور جدید ٹیکنالوجی کے استعمال میں شرعی تعلیمات اور احکامات کو معلوم کر کے اپنایا جائے۔

☆مصنوعی ذہانت کے استعمال میں افراط و تفریط یعنی حد سے تجاوز سے بچا جائے۔

☆مصنوعی ذہانت کے استعمال کو خواص الناس تک ہی نہیں بلکہ عوام الناس کو بھی اس سے مستفید ہونے کی رسائی کو ممکن بنایا جائے۔

☆مصنوعی ذہانت کو صرف انگریزی ہی میں نہیں بلکہ ہر زبان میں متعارف کروانے کی اشد ضرورت کی بنیاد پر اسکے ترجمے کئے جائیں۔

☆مصنوعی ذہانت کے منفی اثرات مسلم ہیں، لیکن اس کے متوازن اور صحیح استعمال سے انسانی زندگی پر منفی اثرات کو کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔

☆مصنوعی ذہانت سے متعلق ضروری اور شرعی تعلیمات سے آگاہی کو ذرائع ابلاغ کے ذریعہ عام کیا جاسکتا ہے۔

☆مصنوعی ذہانت کی تعلیم اور تربیت کے حوالہ سے ورکشاپ اور کانفرنسز کا انعقاد کیا جائے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License